89746 ـ اخبارات میں ثقافتی مقابلہ کے انعامات کا حکم

سوال

پچھلے دنوں میں نے ایك اسلامی اخبار خریدا تو میں نے دیکھا کہ اس اخبار نے انعامی مقابلے کا اعلان کر رکھا ہے، اور میں اس کے جوابات دینے کی استطاعت رکھتا تھا، چنانچہ میں نے مقابلہ میں شرکت کر لی.
اگر میں مقابلہ میں کامیاب ہو جاؤں تو کیا میرے لیے انعام لینا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مسلمان اس پر متفق ہیں کہ جوا اور قمار بازی شرعا حرام ہے، اور یہ لوگوں کا ناحق اور باطل طریقہ سے مال کھانا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں، ان سے بالکل الگ رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے آپس میں میں عدوات اور بغض پیدا کر دے اور تمہیں اللہ تعالی کی یاد اور نماز سے روک دے تو اب بھی باز آ جاؤالمآئدۃ (90).

اہل علم نے اسے کبیرہ گناہ میں شمار کیا ہے.

دیکھیں: اعلام الموقعین (4 / 309) اور الزواجر (2 / 328).

اس آیت کے سبب نزول کے متعلق ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں:

" جاہلیت میں آدمی اپنے مال اور اہل و عیال پر شرط لگایا کرتے تھے، تو دونوں میں سے جو بھی اپنے مدمقابل سے جوا میں شرط جیت جاتا تو وہ اس کا مال اور اہل و عیال لے جاتا تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی "

اسے طبری نے جامع البیان (2 / 369) میں روایت کیا ہے.

اور یہاں سے علماء کرام نے مشہور قاعدہ اور اصول وضع کیا جو قمار بازی اور جوے کے معنی کو متعین کرتا ہے علماء کا کہنا ہے:

جوا اور قمار بازی یہ ہے کہ جس میں داخل ہونے والا اگر نفع حاصل کرے تو حاصل کرنے والا بن جائے، یا پھر نقصان اٹھا کر خسارہ پانے والا بن جائے.

دوسرے معنی میں یہ کہ: وہ کچھ مال دے کر اس پر شرط رکھے یا تو وہ اس کا خسارہ پائے گا یا پھر مقابلہ میں اعلان کردہ مبلغ اور رقم کو جیت جائیگا، مثلا لاٹری والے مقابلے.

اس بنا پر جوا اور قمار بازی اس وقت ہو گی جب اس میں داخل ہونے والا کچھ رقم ادا کرے جو اس کے خسارہ اٹھانے کا پیش خیمہ بھی ثابت ہو سکتا ہے، اور بعض اوقات اس مبلغ کو کئی نام دیے جاتے ہیں، اور یہ سب نام اس کے حکم جوے اور قمازی کو کچھ تبدیل نہیں کر سکتے.

انہوں نے اسے شرکت کی فیس، یا انعامی مقابلہ کے کوپن کی قیمت... وغیرہ نام دے رکھے ہیں اور یہ سب جوا ہے.

لیکن اگر مقابلہ میں شریك ہونے والا کوئی شرکت کے بدلے کوئی پیسہ ادا نہیں کرتا تو یہ جوا شمار نہیں ہو گا، اور اس میں شرکت کرنے میں کوئی حرج نہیں.

دوم:

اب اخبارات اور میگزین میں پیش کیے جانے ثقافتی مقابلوں کو دیکھنا باقی ہے کہ آیا اسمیں شرکت کرنا اور انعام لینا جائز ہے یا نہیں ؟

بعض علماء کرام اس مقابلہ کو بھی حرام قرار دیتے ہیں.

شیخ ابن جبرین حفظہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اخبارات اور میگزین کی جانب سے پیش کردہ انعامی مقابلہ میں شرکت کرنے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ کا جواب تھا:

" بلا شك و شبہ اخبارات و میگزین جو انعام پیش کرتے ہیں اس میں ان کی اپنی مصلحت ہوتی ہے، وہ یہ کہ اخبار اور میگزین کی تعداد زیادہ کی جاسکے، اور اسے لوگوں کے درمیان رائج کیا جائے تا کہ کمپنی انعام کی مد میں خرچ کی جانے والی رقم سے بھی کئی گنا زیادہ کمائی کر سکے، حالانکہ ان اخبارات کو دوسرے اخبارات سے کوئی امتیاز

حاصل نہیں ہوتا.

بلکہ ہو سکتا ہے اس اخبار میں دوسروں کی بنسبت زیادہ شر و فساد اور پرفتن تصاویر اور غلط قسم کے کالم پائے جاتے ہوں، تو اخبار والے اسے ان انعامات کو پیش کر کے لوگوں کے درمیان رائج کرنا چاہتے ہیں.

اس بنا پر اس میں شرکت کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس میں شرکت کرنے سے انہیں حوصلہ ملتا ہے، اور ان کے اخبار کو تقویت حاصل ہوتی ہے "

واللہ تعالی اعلم. انتہی.

دیکھیں: فتاوی البیوع سوال نمبر (43).

ان انعامی مقابلوں کے متعلق سوال نمبر (20993) کے جواب میں شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا فتوی نقل کیا جا چکا ہے آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے ان انعامی مقابلوں کو دو شرطوں کے ساتھ جائز قرار دیا ہے:

پہلی شرط:

مقابلہ میں شرکت کرنے والا شخص سامان یا اخبار اپنی ضرورت کی بنا پر خریدے، لیکن اگر اسے اس کی خریداری کی کوئی ضرورت نہیں، لیکن صرف مقابلہ میں شریك ہونے کی بنا پر اس کی خریداری کرتا ہے تو پھر جائز نہیں، کیونکہ اس وقت یہ جوے کی ایك قسم بن جائیگی، وہ اس طرح کہ مقابلہ میں شرکت کرنے والا شخص اس مبلغ اور رقم سے جو اس نے اخبار کی قیمت کی مد میں ادا کی ہے انعام حاصل کرنے کے احتمال سے شرط لگا رہا ہے.

اس بنا پر اگر تو وہ اخبار پڑھنے کے لیے نہیں، بلکہ کوپن کاٹنے کے لیے خرید رہا ہے، یا پھر ایك سے زائد اخبار خریدتا ہے تو اس مقابلہ میں شرکت کرنا حرام اور جوے کی ایك قسم ہو گی.

دوسری شرط:

انعامی مقابلہ کی بنا پر سامان یا اخبار کی قیمت میں اضافہ نہ کیا گیا ہو، اگر اخبار تین ریال کا تھا اور انعامی مقابلے کے بعد اس کی قیمت چار ریال کر دی گئی تو اسمیں شریك ہونا حرام ہے، کیونکہ یہ زیادہ رقم مقابلہ کے بدلے میں ادا کی گئی ہے، تو یہ بھی جوے کی ایك قسم ہے.

دیکھیں: اسئلۃ الباب المفتوح (1162).

اس وجہ سے آپ کا اس مقابلہ میں شریك ہونا جائز ہے کیونکہ آپ نے اخبار انعامی مقابلہ کی بنا پر نہیں خریدا، لیکن ایك شرط ہے کہ اخبار نے مقابلہ کی بنا پر قیمت میں اضافہ نہ کیا ہو.

واللہ اعلم .